بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

جسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۳/۱۸ | ۱۰ ذوالحجہ ۱۳۸۳ھ ۵ صلح ۱۳۴۳ ہش ۵ جنوری ۱۹۶۴ء | نمبر ۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔۔ ۴ صلح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

پہلے سے فرق ہے لیکن ابھی نزلہ پوری طرح دُور نہیں ہوُا

احبابِ جماعت حضور کی صحتِ کاملہ وعاجلہ۔ درازئ عمر اور دینی مہمات میں کامیابی کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں *

ربوہ ۴ صلح حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا تحریر فرماتی ہیں کہ:۔

"میرے لڑکے محمد احمد خاں کی طبیعت سخت ضعف اور دورانِ سر کے باعث خراب ہے۔ کل دن بھر اور رات کو بہت تکلیف رہی۔ تمام بھائی بہنوں سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے"*

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حج کرنیوالے ایسی صورتیں بنا کر خانہ کعبہ کے گرد گھومتے ہیں گویا وہ خدا کی محبت میں دیوانہ ہیں

جسم اس گھر کے گرد طواف کرتا ہے اور روح محبوب حقیقی کے گرد گھومتی ہے

"محبت کے عالم میں انسانی رُوح ہر وقت اپنے محبوب کے گرد گھومتی ہے اور اسکے آستانہ کو بوسہ دیتی ہے ایسا ہی خانہ کعبہ جسمانی طور پر محبانِ صادق کے لئے ایک نمونہ دیا گیا ہے اور خدا نے فرمایا کہ دیکھو یہ میرا گھر ہے اور یہ حجرِ اسود میرے آستانہ کا پتھر ہے۔ اور ایسا حکم اس لئے دیا کہ تا انسان جسمانی طور پر اپنے ولولۂ عشق اور محبت کو ظاہر کرے۔ سو حج کرنیوالے حج کے مقام میں جسمانی طور پر اس گھر کے گرد گھومتے ہیں ایسی صورتیں بنا کر کہ گویا خدا کی محبت میں دیوانہ اور مست ہیں، زینت دُور کر دیتے ہیں سر منڈوا دیتے ہیں اور مجذوبوں کی شکل بنا کر اس کے گھر کے گرد عاشقانہ طواف کرتے ہیں اور اس پتھر کو خدا کے آستانہ کا پتھر تصوّر کر کے بوسہ دیتے ہیں اور یہ جسمانی ولولہ رُوحانی تپش اور محبت کو پیدا کر دیتا ہے اور جسم اس گھر کے گرد طواف کرتا ہے اور سنگِ آستانہ کو چومتا ہے اور رُوح اس وقت محبوبِ حقیقی کے گرد طواف کرتی ہے اور اس کے روحانی آستانہ کو چومتی ہے اور اس طریق میں کوئی شرک نہیں۔ ایک دوست ایک دوست جانی کا خط پا کر بھی اس کو چومتا ہے۔ کوئی مسلمان خانہ کعبہ کی پرستش نہیں کرتا اور نہ حجرِ اسود سے مرادیں مانگتا ہے بلکہ صرف خدا کا قرار دادہ ایک جسمانی نمونہ سمجھتا ہے و بس۔ پس جس طرح ہم زمین پر سجدہ کرتے ہیں مگر وہ سجدہ زمین کے لئے نہیں ایسا ہی ہم حجرِ اسود کو بوسہ دیتے ہیں مگر وہ بوسہ اس پتھر کے لئے نہیں پتھر تو پتھر ہے جو نہ کسی کو نفع دے سکتا ہے نہ نقصان مگر اس محبوب کے ہاتھ کا ہے جس نے اس کو اپنے آستانہ کا نمونہ ٹھہرایا۔"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۱۰۰، صفحہ ۱۰۱)

اعلانِ نکاح

(حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی)

میرے بھتیجے کرنل مرزا داؤد احمد اور میری بھانجی زکیہ بیگم کی دختر عزیزہ امۃ المصور کا (جو حضرت مرزا شریف احمدؓ حضرت چھوٹے بھائی صاحب کی پوتی اور ہمشیرہ امۃ الحفیظ بیگم کی نواسی ہے) ۲۹ دسمبر کو نکاح حضرت خلیفۃ المسیح ثالث نے عزیز میجر مسعود الحسن عرف نوری (ابن میجر منظور الحسن صاحب) سے پڑھا۔ تمام بھائی بہنیں دعا فرمائیں کہ یہ نکاح بہت مبارک ہو اور اس جوڑے کو خدا تعالےٰ دینی و دنیوی حسنات و برکات سے نوازے اور حقیقی اسلام احمدیت کا نیک نمونہ بنیں، نیک نسل اللہ تعالےٰ عطا فرمائے۔ ہم سب کی اور تمام جماعت کی اولادوں اور نسلوں کے دلوں اور گھروں میں نیکی اور تقویٰ کے بیج ڈال دے اور ہمیشہ کے لئے ہم مولا کریم و عظیم کے ہو جائیں اور وہ اپنی رحمت کا سایہ ہم سب پر رکھے۔ آمین

مبارکہ

ولادت باسعادت

یہ خبر جماعت میں خوشی کے ساتھ سُنی جائیگی کہ اللہ تعالیٰ نے محترمہ صاحبزادی امۃ الحی صاحبہ اور محترم ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب کو ۲۸ دسمبر ۱۹۶۳ء کو ہڈرفیلڈ یارک شائر (انگلستان) میں پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی نواسی ہے اور محترم خان عبد السلام خان صاحب آف پشاور کی پوتی ہے۔

ادارہ الفضل اس ولادت باسعادت پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں نیز محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب اور دیگر جملہ افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و افراد خاندان محترم خان عبد السلام خان صاحب کی خدمت میں دِلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالےٰ نومولودہ کو اپنے فضل و کرم سے لمبی صالح زندگی دے اور اسے والدین اور دونوں خاندانوں کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

مورخہ ۵ ماہ صلح ۱۳۵۳ ہش

جلسہ سالانہ میں شمولیت کرنے والوں کی خوش نصیبی

جماعت احمدیہ کا اکیاسی واں جلسہ سالانہ جو ۲۶ دسمبر سے ۲۸ دسمبر ۱۹۷۳ء تک ربوہ کی مقدس سرزمین میں منعقد ہوا اللہ تعالیٰ کی بہت سی بشارتوں کے پورا ہونے اور ہوتے چلے آنے کو ایک نئے اور نہایت مہتم بالشان رنگ میں آشکار کرنے کا موجب بنا۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ایک خاص بشارت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رقم فرمایا تھا:-

”خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا ...... اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا ...... سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا“ (تجلیاتِ الٰہیہ)

نیز حضور علیہ السلام نے یہ بھی رقم فرمایا تھا کہ اس امر کا ثبوت کہ فی الواقعہ آپؑ کا قائم کردہ سلسلہ دنیا میں پھیل رہا ہے اور بالآخر زمین پر محیط ہو جاوے گا آگے جلسہ مقدس و بابرکت جلسہ سالانہ فراہم کیا کرے گا جسے خدائی اذن کے ماتحت جاری کیا گیا ہے۔ چنانچہ آپؑ نے جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت واضح کرتے ہوئے رقم فرمایا:-

”اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلاءِ کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔“ (اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

اللہ تعالیٰ کی اس بشارت کے مطابق ہمارے اکیاسیویں الٰہی جلسہ سالانہ نے نہایت مہتم بالشان طریق پر یہ امر آشکار کر دکھایا کہ خدا تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت اقوامِ عالم کے دلوں میں بٹھا رہا ہے اور آپ کے سلسلہ کو زمین میں پھیلاتا چلا آ رہا ہے کیونکہ امسال اللہ تعالیٰ کی تیار کی ہوئی قومیں اپنے نمائندوں کے ذریعہ پہلی بار اس الٰہی جلسہ میں آشامل ہوئیں۔ یوں تو روئے زمین پر بسنے والی اقوام کے بعض افراد پہلے بھی اس الٰہی جلسہ میں شریک ہوتے رہے تھے لیکن ان کی یہ شرکت انفرادی نوعیت کی حامل ہوتی تھی۔ امسال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے روئے زمین پر بسنے والی چودہ قوموں نے اپنے بھیجے ہوئے دو درجن سے زائد نمائندوں کی وساطت سے اس الٰہی جلسہ سالانہ میں پہلی بار شرکت کی سعادت حاصل کی۔ ان قوموں میں امریکہ، برطانیہ، مغربی جرمنی، ڈنمارک، سویڈن، سوئٹزرلینڈ، یوگوسلاویہ، نائیجیریا، گھانا، سیرالیون، کینیا، ماریشس، انڈونیشیا اور سباہ (ملائیشیا) میں بسنے والی اقوام شامل ہیں۔ آئندہ انشاء اللہ العزیز روئے زمین پر بسنے والی اس سے کہیں زیادہ تعداد میں قومیں اپنے نمائندوں کی وساطت سے اس الٰہی جلسہ میں شامل ہوا کریں گی حتیٰ کہ ہر قوم اس میں شریک ہوگی اور کوئی ایک قوم بھی ایسی نہ رہے گی جو شریک نہ ہو اور اس طرح سب قومیں مل کر ایک قوم بن جائیں گی۔ لیکن اس میں کیا شک ہے کہ امسال جن قوموں کو اس الٰہی جلسہ سالانہ میں اپنے نمائندوں کی وساطت سے شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی وہ قومیں اور ان کے نمائندے ایک خصوصی شان کے حامل ہیں اور وہ شان یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل سے اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ میں شمار کئے جانے کا شرف اور خصوصی اعزاز بخشا۔ کیا ہی خوش نصیب ہیں یہ قومیں اور ان کے بھیجے ہوئے یہ نمائندے جنہیں بفضل اللہ تعالیٰ یہ اعزاز عطا ہوا اور کتنے خوش قسمت ہیں وہ سوا لاکھ سے زائد افراد جو جلسہ سالانہ میں شمولیت کی بدولت ان قوموں کے نمائندوں کے ساتھ ملاقات اور ان کی ایمان افروز تقاریر سے مستفیض ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضلِ خاص اور اس کی رحمتِ بے پایاں کے مورد بنے۔

جلسۂ سالانہ کے ہزاروں ہزار سامعین کی خدمت میں

انڈونیشیا کے مخلص احباب کی طرف سے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کا مخلصانہ تحفہ

جلسہ سالانہ میں جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے نمائندے محترم ایچ صدر الدین یحیٰ پنتو کی پُر اثر تقریر

ربوہ ـــــ جماعت احمدیہ کے اکیاسی ویں جلسہ سالانہ کے آخری روز (۲۸ دسمبر ۱۹۷۳ء کی) صبح کے اجلاس میں جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے نمائندے محترم ایچ صدر الدین یحیٰ پنتو صاحب نے جو اپنے ملک کی طرف سے یورپ اور ایشیا کے متعدد ملکوں میں اعلیٰ سفارتی عہدوں پر فائز رہ چکے ہیں اُردو زبان میں ایک مختصر لیکن نہایت ہی پُر اثر تقریر فرمائی۔ جونہی آپ تقریر کے لئے اسٹیج پر تشریف لائے سامعین نے پُر جوش اسلامی نعرے لگا کر آپ کا استقبال کیا۔ آپ نے اپنی تقریر میں انڈونیشیا کے احبابِ جماعت کا سلام پہنچایا۔ جب آپ نے انڈونیشیا کے احباب کی طرف سے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہا جملہ سامعین نے بلند آواز سے ”وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ“ کہہ کر پورے خلوص اور جذبہ و جوش سے سلام کا جواب دیا۔

آپ نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

”احباب کرام و معزز سامعین! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

خاکسار سب سے پہلے خدا تعالیٰ کا شکر بجا لاتا ہے جس نے اپنے لطف و کرم سے مجھے یہ توفیق عطا فرمائی کہ میں اس عظیم الشان اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس جلسہ کی روحانی برکات سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار قبل ازیں آٹھ جلسوں میں قادیان میں اور تین جلسوں میں ربوہ میں شرکت کی سعادت حاصل کر چکا ہے۔ سو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یہ بارھواں جلسہ سالانہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے میں شرکت کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

ہمارا ملک انڈونیشیا قریباً سترہ (۱۷) ہزار جزائر پر مشتمل ہے اور اس کی آبادی ساڑھے بارہ (۱۲½) کروڑ ہے۔ اس میں اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ یہ دنیا بھر میں تعداد کے لحاظ سے ایک بڑی اسلامی مملکت شمار ہوتی ہے۔

جماعت احمدیہ کے مبلغین کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں اسلام دن بدن ترقی کر رہا ہے اور سعید روحیں اسلام قبول کر رہی ہیں۔ جماعت نے حال ہی میں قرآن مجید کا ترجمہ مقامی زبان یعنی انڈونیشین زبان میں مکمل کر لیا ہے اور اس کا ایک حصہ شائع ہو چکا ہے۔ ایک سرکاری ترجمہ بھی شائع ہوا ہے اس میں قرآن مجید کی ہماری تفسیر سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔

میں اس مختصر تعارف کو ختم کرنے سے قبل جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے مخلص احباب کی طرف سے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ تمام حاضرین جلسہ کی خدمت میں پہنچاتا ہوں اور اپنے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ مجھے صحیح رنگ میں اس جلسہ کی برکات سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا مَنْ جَآءَکَ جَآءَنِیْ (تذکرہ طبع دوم صفحہ ۶۴۴) یعنی جو تیرے پاس خلوصِ دل سے چل کر آیا وہ گویا میرے پاس ہی آیا“۔

اس مختصر لیکن نہایت پُر اثر تقریر کو محترم ایچ صدر الدین یحیٰ پنتو صاحب نے درود شریف نیز متعدد ادعیۃ القرآن، ادعیۃ الرسولؐ اور ادعیۃ المسیح الموعودؑ پر ختم کیا۔ آپ نہایت تضرع کے ساتھ دعائیں پڑھتے جاتے تھے اور ہزاروں ہزار احباب خشوع و خضوع کے عالم میں ساتھ ساتھ آمین اَللّٰھُمَّ آمین کہتے جاتے تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشارات القرآن بلطائف البیان فی انباء امام الزمان

حالاتِ حاضرہ کی روشنی میں سورہ کہف پر ایک نظر

محترم مولانا عبد اللطیف صاحب فاضل بہاولپوری ربوہ

خاکسار کو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا کہ میں نے ایک روایت پڑھی جو بعض صحابہ کی طرف منسوب تھی کہ قرآن مجید کا خلاصہ سورہ فاتحہ میں ہے اور سورۂ فاتحہ کا خلاصہ بسم اللہ میں ہے اور بسم اللہ کا خلاصہ اس کی باء میں اور باء کا خلاصہ اس کے نقطہ میں ہے۔ جب یہ مضمون پڑھا تو طبیعت میں انقباض پیدا ہوا اور خیال گذرا کہ اگر کہیں معاند اسلام کی نظر اس روایت پر پڑی تو صحابہؓ کی قدوسی ذات موردِ طعن و ہدف ملامت نہ بننے پائے۔ یہ وسوسہ دل میں گذرا ہی تھا کہ فوراً میں استغفار میں مشغول ہو گیا اور لاحول پڑھا کہ کہیں یہ وسوسہ شیطانی نہ ہو مگر چونکہ انشراح صدر نہیں تھا طبیعت میں ایک قسم کا عقدہ تھا اور ڈرتا تھا کہ اگر کوئی اعتراض کر بیٹھے تو کیا جواب دوں۔ اسکے لئے بارگاہ الٰہی میں دست بدعا ہوا۔ کافی عرصہ گذر گیا اور ذہن میں اس کا خیال بھی نہ رہا قربان جاؤں ذات ارحم الراحمین پر جو عاجزوں اور گنہگاروں کی التجاؤں کو سنتا اور انہیں شرفِ قبولیت سے نوازتا ہے۔ ایک دن میں بیٹھا تھا کہ اپنے اندر ایک قلبی کیفیت پیدا ہوئی اور میرے سامنے ایک نقطہ نمودار ہوا جو بڑھتے بڑھتے کوئی انچ کے برابر ہو گیا بلکہ قدرے زائد۔ تھا تو وہ سیاہ مگر اس میں بہت باریک سفید سی لکیریں تھیں۔ خیال گذرا کہ یہ کچھ لکھی ہوئی عبارت ہے جو پڑھی نہیں جا سکتی وہ ایسی تھی جس طرح چاول پر سورۂ اخلاص لکھی ہوتی ہے جو خوردبین کے بغیر پڑھی نہیں جا سکتی۔ یکایک دل میں القاء ہوا کہ یہ سورہ کہف کی تفسیر ہے اور اس میں احمدیت کی تاریخ درج ہے جو آئندہ پیش آنے والے واقعات پر مشتمل ہے اس کے بعد وہ کیفیت جاتی رہی اور پھر سورہ کہف کے مضامین پر جب خاکسار نے غور کرنا شروع کیا تو بحمد اللہ اپنی ناقص استعداد کے مطابق جہاں تک استفادہ کی لیاقت تھی گوہر مراد پانے میں کامیاب رہا اور اب تک جو واقعات منصۂ شہود پر نمودار ہو چکے ہیں ان کا نقشہ جو پیشگوئیوں کی صورت میں چودہ سو سال قبل اس سورۃ یعنی سورۂ کہف میں پیش کیا گیا تھا وہ واضح طور پر آنکھوں کے سامنے آ گیا بلکہ بعض مستقبل کے واقعات کے متعلق بھی کچھ حقائق دل میں ڈالے گئے جن میں سے ایک سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ کشف ہے جس میں حضور کو گھوڑوں پر سوار وہ بادشاہ دکھائے گئے جو حضور کی اطاعت کا جوا اپنی گردن پر اٹھائیں گے (تذکرہ طبع سوم صفحہ) اس کے متعلق سورۂ کہف کی ایک آیت آنکھوں کے سامنے گذری اور دل میں ڈالا گیا کہ یہ منبع ہے اس کشف کا۔ اور پھر جب خاکسار تفصیلات کی تلاش میں گوہر حقائق پانے کے لئے اس آیت میں بحالتِ وارفتگی غوطہ زن ہوا تو اس حالتِ بیخودی میں ایک کیفیت نمودار ہوئی۔ جیسے چھوٹے بچوں کو کسی چیز سے روکنے کے لئے آنکھوں کے سامنے انگلیوں سے اشارہ کیا جاتا ہے کہ ایسا مت کرو۔ مجھے بھی انگلیوں کے اشارہ سے اس سے روکا گیا جس پر خاکسار رک گیا۔

رموزِ مصلحتِ خویش خسرواں دانند
گدائے میکدہ مستی تو حافظا مخروش

چونکہ مستقبل کے واقعات کے متعلق اجمالی ایمان ہی کافی ہوتا ہے اس لئے تفصیلات میں پڑنے کا شوق بارگاہ الٰہی میں قرینِ مصلحت نہیں وما یعلم تاویلہ الا اللّٰہ والراسخون فی العلم یقولون آمنا بہ کل من عند ربنا۔

جب میں نے سورہ کہف کے مضامین پر غور کرنا شروع کیا تو اس اثناء میں ایک روایت حضرت محترم ملک غلام فرید صاحب مفسر قرآن تفسیر انگریزی کی میری نظر سے گذری آپ فرماتے ہیں:-

"ایک دفعہ حضرت خلیفہ اولؓ نے حضرت خلیفہ ثانیؓ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس بھیجا کہ حضور علیہ السلام سے اصحاب کہف کے متعلق جا کر پوچھیں۔ یہ غالباً ۱۹۰۷ء کی بات ہے۔ حضرت صاحب اس وقت مضمون لکھ رہے تھے۔ جب حضرت خلیفہ ثانیؓ (اس وقت حضور کی عمر چھوٹی تھی) نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اصحاب کہف کے واقعہ کے متعلق سوال کیا اور ساتھ ہی حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کا خیال بھی (حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ اصحاب الکہف کے واقعات کو پیشگوئی کے رنگ میں انگریزوں پر چسپاں فرمایا کرتے تھے اور فرماتے کہ ان کے ساتھ کتوں کا ہونا بڑی ظاہر علامت ہے) مختصر طور پر بیان کیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہنس کر فرمانے لگے یہ غلط ہے۔ اصحاب الکہف والرقیم میری جماعت ہے۔ یہ میرا الہام ہے"

(ریویو آف ریلیجنز اردو جون ۱۹۲۱ء صفحہ ۲۲۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام اپنے آقا خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس ارشاد کی تصدیقی شہادت ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ "اصحاب الکہف اعوان المہدی اخرجہ ابن مردویہ"

(تفسیر در منثور)

اس نقطۂ نگاہ سے جب میں نے سورۂ کہف کے مضامین پر نگاہ ڈالی تو اس میں دجالی نظام کے بڑے زور سے گرائے جانے اور اس کے مقابل اسلامی نظام کے قیام کے لئے ایک نئی جماعت اور جدید ماحول، نیا آسمان اور نئی زمین بنائے جانے کی بڑی تفصیل میرے سامنے آئی جو یہ کام ان اصحاب کہف کے ذریعہ سرانجام دیا جانے والا تھا۔ جس کا تھوڑا سا حصہ شائقین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں

سب سے اول اس سورۃ کی ابتداء میں قرآن مجید کے عہد حاضر میں دوبارہ نزول کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے اس کتاب مبین کے خصائص خمسہ کا ذکر ہے۔ (قرآن مجید کے دوبارہ نزول کا مطلب یہ ہے کہ اقوام عالم کے قلوب میں ایسی استعداد پیدا ہو جس سے قرآن حکیم کی تعلیم کو بشرح صدر قبول کر سکیں جس طرح قلب نبوی پر قرآن مجید کا نزول تدریجی ہوا اسی طرح قلوب بنی آدم پر اس کی روحانی تاثیرات کی تجلی بھی تدریجی ہوتی تھی قلوب انسانی پر جس قدر اس تجلی کی استعداد پیدا ہوتی جائے گی۔ اسی قدر قرآن مجید کا نزول قلوب بشری پر ہوتا جائے گا) خصائص خمسہ کے تذکرہ کے ضمن میں یہ بیان ہے کہ وہ قرآن جس نے حسب پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک وقت دنیائے قلوب انسانی سے نکل کر ثریا پر چلے جانا تھا اور پھر بذریعہ حضرت مہدی معہود اس کا دوبارہ نزول ہو کر اسے جذر قلوب مومنین میں راسخ کیا جانا مقدر تھا وہ وقت آ چکا۔ اور وہ موعود اقوام عالم حضرت مسیح موعود و مہدی معہود مبعوث ہو چکا ہے۔ اس کی بعثت کے ساتھ ہی قرآن حکیم کا دوبارہ نزول بھی ہو گیا ہے اور اس کی اشاعت و تبلیغ کے لئے مومنین راسخین فی العلم کی ایک جماعت اصحاب الکہف والرقیم کو بھی کھڑا کیا گیا ہے جو نہایت ہی محنت شاقہ سے اس اہم فریضہ دینی کو سرانجام دینے کے لئے دنیا کے کناروں تک پہنچ گئے اور عباد الرحمٰن اس نعمت الٰہیہ کے پانے پر جذبات تشکر سے لبریز ہو کر حمد الٰہی کے ترانے دنیا میں بول گا رہے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِہِ الْکِتٰبَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّہٗ عِوَجًا۔ قَیِّمًا لِّیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا مِّنْ لَّدُنْہُ وَیُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَہُمْ اَجْرًا حَسَنًا۔ مَّاکِثِیْنَ فِیْہِ اَبَدًا۔ وَّیُنْذِرَ الَّذِیْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس زمانہ کے متعلق انبیاء سابقین کو بشارتیں بھی دی گئیں اور یہ ہدایت کی گئی تھی کہ اس موعود وقت آنے پر خدا الٰہی کے خوشنما گیت گانا۔ چنانچہ صحیفہ یسعیاہ میں ہے

"دیکھو خداوند اپنے مقام سے چلا آتا ہے تاکہ زمین کے باشندوں کو ان کی بدکرداری کی سزا دے اور زمین اس خون کو ظاہر کرے گی جو اس میں ہے اور اپنے مقتولوں کو ہرگز نہ چھپائے گی۔ اس وقت خداوند اپنی سخت اور بڑی اور مضبوط تلوار سے اژدہا یعنی تیز رو سانپ کو اور اژدہا یعنی پیچیدہ سانپ کو سزا دے گا اور دریائی اژدہا کو قتل کرے گا۔ اس وقت تم خوشنما تاکستان کا گیت گانا میں خداوند اس کی حفاظت کرتا ہوں۔ میں اسے ہر دم سینچتا رہوں گا۔ میں دن رات اس کی نگہبانی کروں گا کہ اسے نقصان نہ پہنچے" (یسعیاہ ۲۶/۲۱ و ۲۷/۱-۲)

اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا دور اگرچہ چودھویں صدی کی ابتداء سے ہی شروع ہوتا ہے۔ مگر مغربی ممالک میں علوم قرآنیہ کی چہل اور اسے اخذ کرنے کی اہلیت ان قوموں میں اس وقت پیدا ہوئی تھی جبکہ عالمگیر جنگ ۱۹۱۴ء کی صورت میں عذاب الٰہی کا کوڑا ان اقوام پر پڑ کر انہیں بیدار کرنے والا تھا۔ چنانچہ اس آیت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْکِتٰبَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا میں اسکی پیشگوئی مخفی تھی۔ اس کے اعداد ۱۹۱۸ ہیں جو جنگ کے خاتمہ کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ اس جنگ کے بعد احمدیہ مشن ان ممالک میں جلد ہی پھیلنے شروع ہو گئے

آیات مذکورہ بالا میں قرآن مجید کی پانچ خصوصیات کے ضمن میں وہ پانچ پیشگوئیاں بھی ہیں جو اس وقت آنکھوں کے سامنے بڑی شان سے پوری ہو رہی ہیں۔

پہلی پیشگوئی۔ لَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا۔ یہاں لَمْ یَجْعَلْ کا لفظ رکھا ہے۔ لَا یَجْعَلُ نہیں فرمایا جس سے قرآن حکیم کے نزول ثانی کے عہد کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ آسمانی کتب میں سے تو کوئی کتاب بھی اپنے ابتدائی دور یعنی زمانہ نزول میں عوج والی نہیں ہوئی۔ البتہ تاریخ شاہد ہے کہ ایک لمبا عرصہ گذر جانے کے بعد ان کتب میں تحریف لفظی یا معنوی یا دونوں ہو کر انمیں اعوجاج ہوتا رہا۔ مگر برعکس اسکے قرآن مجید کی یہ خصوصیت ہے کہ اس پر باوجود ایک لمبا عرصہ گذر جانے کے اور خلافت راشدہ کے نظام کے اٹھ جانے پر بھی اس میں کسی قسم کا اعوجاج نہیں ہوا نہ لفظی نہ معنوی۔ لفظی اعوجاج کی حفاظت کے لئے تو اللہ تعالیٰ نے حفاظ قرآن کو کھڑا کر دیا جنہوں نے اس خدمت کو کما حقہ ادا کر کے دشمنان اسلام کے مونہوں سے بالخصوص دجالی اقوام کے نمائندوں تک سے بھی اس کتاب کی معجزانہ شان کا اعتراف اعلیٰ الفاظ سے کروا دیا چنانچہ امریکہ کی سنٹائی یونیورسٹی کے پروفیسر ہوورڈ اسلامیات پر لیکچر دیتے ہوئے دنیا کی مذہبی کتب پر قرآن مجید کی برتری کا اعتراف کرتے ہوئے اپنی قوم سے اس کا تعارف ان الفاظ میں کراتے ہیں:۔

"مسلمانوں کی کتاب قرآن ہے جو اپنی اصلی کی ابتداء سے ایسی ہی محفوظ ہے جیساکہ آسمان اپنی پیدائش کے وقت سے۔ اس کا حال بائبل کی طرح نہیں ہے کہ اپنی تمام مذہبی اور تاریخی خصوصیات کو گم کر چکی ہے قرآن ایک زندہ اور حیات بخش کتاب ہے ہمیں یقین رکھنا چاہیئے کہ قرآن کی تعلیم کا صحیح ظہور ہوا تو اس سے عیسائی دنیا کو بہت کچھ فوائد پہنچیں گے"۔
(ریویو آف ریلیجنز قادیان مارچ ۱۹۳۳ء صفحہ ۳)

اور معنوی اعوجاج کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کے ماتحت ہر صدی میں مجددین کو مبعوث فرما کر اب تک ان سے یہ خدمت لیتا رہا ان مجددین کی خدمات کی مثال ایسی تھی جیسا کہ پہلے امتوں کے لئے قومی اور وطنی دور نبوت میں انبیاء سابقین کی خدمات تھیں۔ یا یوں سمجھو کہ ان مجددین کا وجود اسلامی عمارت کے لئے ایسا ہی تھا جیسے کسی مکان کی گرنے والی چھت کے نیچے ستونوں کے سہارے دئے جائیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد اسلامی عمارت کے استحکام کے لئے خلافت راشدہ کا جو دور جاری ہوا تھا اس کے اٹھ جانے پر امت مسلمہ میں وہ کیفیت باقی نہ رہی جو خلافت راشدہ کے مبارک وجود کے ساتھ برکات وابستہ تھیں انہیں برکات کے جزوی طور پر باقی رہنے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجددین کی بعثت کی بشارت دی تھی مگر ساتھ ہی یہ بھی پیشگوئی فرمائی کہ فیج اعوج کے زمانہ میں اٹھنے والے فتنوں میں سب سے بڑا فتنہ خروج دجال ہوگا اور اس کے متعلق فرمایا کہ پیدائش آدم سے قیامت تک اتنا بڑا فتنہ نہ پہلے ہوا اور نہ پھر کبھی ہوگا اور امت کو اس فتنہ کے شر سے بچنے کے لئے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نمازوں میں خود بھی تعوذ فرماتے اور صحابہ کو بھی اس کی تلقین فرماتے رہے۔ اب اتنے بڑے فتنہ کے قلع قمع کرنے کے لئے محض مجدد کی بعثت کافی نہیں تھی بلکہ دجالی نظام کے توڑنے اور اس کے مقابلہ کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مثیل و بروز حضرت مسیح موعود۔ مہدی معہود کی بعثت کی خصوصی بشارت فرمائی اور اسکے وجود کو اپنا وجود قرار دیتے ہوئے فرمایا

یُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِیْ
(ابوداؤد)

اسم ذات کے معنی بھی دیتا ہے جیساکہ قرآن مجید میں ہے

تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ
ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ
(الرحمٰن)

اسی مقدس وجود کو آسمانی حکم وعدل قرار دیتے ہوئے یہ بشارت دی کہ اسکے ہاتھوں کسر صلیب ہوگا (بخاری مسلم) اور اس کو چار دفعہ نبی اللہ کے خطاب سے یاد فرما کر امت کو اس کے خصوصی مقام ظلی نبوت کی طرف توجہ دلائی (دیکھئے صحیح مسلم باب نزول عیسیٰ) اور امت کو یہ عظیم الشان خوشخبری بھی دی کہ اس کے بعد خلافت راشدہ کا دور پھر جاری ہو جائے گا۔ جو آخر دنیا تک باقی رہے گا۔ فرمایا

ثم تكون خلافة على منهاج النبوة۔

اس نظام خلافت سے وابستہ ہونے والے خوش قسمت نفوس کے متعلق اسی سورۃ کہف کی آیات ۳ و ۴ میں یہ بشارت فرمائی

وَیُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِیْنَ
الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ
اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا
مَّاکِثِیْنَ فِیْهِ اَبَدًا

اللہ تعالیٰ ان مومنوں کو جو کسی ایمان کے دائرہ سے نکل کر حقیقی ایمان کی پاک فضا میں داخل ہو چکے ہوں گے اور اس زمانہ کے مناسب حال دینی خدمات میں مصروف ہوں گے انہیں بشارت دیتا ہے کہ ان کے لئے نظام خلافت کا اجر مقدر ہے اور یہ ایک ایسا اچھا اجر ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

(باقی)

حضرت بابو فضل الٰہی صاحب پراچہ آف بھیرہ وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ

بڑے افسوس کے ساتھ تحریر کیا جاتا ہے کہ حضرت بابو فضل الٰہی صاحب پراچہ ابن بابو محمد الدین صاحب پراچہ ۳۰ دسمبر ۱۹۷۳ء کو بھیرہ میں بعمر قریباً ۹۵ سال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم کو صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں شمولیت کا فخر حاصل تھا۔ آپ نے ۱۹۰۴ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ مرحوم کی نماز جنازہ کے بعد جس میں بھیرہ کے احمدی احباب کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ بھیرہ میں ان کے آبائی قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(قسط نمبر ۲)

مسل نمبر ۲۱۴۴۲

میں غلام فاطمہ بیوہ کرم الٰہی صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۸۰ سال بیعت ۱۹۲۸ء ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۲، ۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ بالیاں وزنی طلائی ۳ ماشے مالیتی -/۵۰ روپے حق مہر -/۵۰۰ روپے خاوند کو معاف کر چکی ہوں۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ غلام فاطمہ بیوہ کرم الٰہی صاحب مرحوم مکان نمبر B/۵۰۰ نیا محلہ راولپنڈی۔

گواہ شد۔ نصر اللہ خاں ولد یعقوب خاں صاحب مرحوم مکان نمبر B/۸۲ سٹریٹ نمبر ۳ نیا محلہ راولپنڈی۔

گواہ شد۔ مبارک احمد خاں مکان نمبر B/۶۳۳ نیا محلہ راولپنڈی ⁂

مسل نمبر ۲۱۴۴۳

میں مبارک احمد چیمہ ولد چوہدری غلام احمد صاحب قوم چیمہ پیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی ساکن ۸۸ شمالی ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۲، ۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۵۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد۔ مبارک احمد چیمہ چک ۸۸ شمالی ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا۔

گواہ شد۔ مختار احمد چیمہ ولد برکت علی چیمہ متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

گواہ شد۔ فواد محمود خاں زرتشت ولد خاں بشیر احمد خاں متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ ⁂

مسل نمبر ۲۱۴۴۴

میں عمر الدین ولد حاجی صاحب قوم پٹھان پیشہ بے کار عمر ۲۷ سال بیعت ۱۹۲۶ء ساکن رکن پور ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲، ۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زمین ۱۰ مرلہ واقع علی پور مالیتی -/۱۰۰۰ روپے۔ ایک مکان خام مالیتی -/۱۵۰۰ روپے۔ ایک بھینس -/۸۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ نیز میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ⁂

العبد۔ عمر الدین ولد حاجی صاحب ساکن رکن پور شمولہ جماعت احمدیہ موہلنکی ڈاکخانہ علی پور چٹھہ تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد۔ چوہدری ارشاد اللہ ولد چوہدری سردار خاں ساکن موہلنکی براستہ احمد نگر ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد۔ خیراتی علی ولد نبی بخش صاحب موہلنکی براستہ احمد نگر ضلع گوجرانوالہ ⁂

مسل نمبر ۲۱۴۴۵

میں عبدالحلیم ولد چوہدری مراد علی صاحب قوم راجپوت جنجوعہ پیشہ ملازمت عمر ۵۱ سال بیعت دسمبر ۱۹۴۲ء ساکن مشین محلہ نمبر ۳ جہلم ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ جنوری ۱۹۷۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۶۵۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ عبدالحلیم مشین محلہ نمبر ۳ جہلم

گواہ شد۔ عبدالرحیم سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جہلم۔

گواہ شد۔ عنایت اللہ ولد عباد اللہ نعیم منزل ماڈل کالونی جہلم ⁂

مسل نمبر ۲۱۴۴۶

میں محمودہ بیگم زوجہ عبدالحلیم صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی ساکن مشین محلہ نمبر ۳ جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ جنوری ۱۹۷۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔ حق مہر -/۵۰۰ روپیہ بذمہ خاوند۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ محمودہ بیگم اہلیہ عبدالحلیم صاحب سکنہ مشین محلہ نمبر ۳ جہلم۔

گواہ شد۔ ملک کرم الدین D/۲۸ باغ محلہ جہلم۔ گواہ شد۔ ملک عنایت اللہ ولد عباد اللہ نعیم منزل ماڈل کالونی جہلم ⁂

مسل نمبر ۲۱۴۴۷

میں سطیع اللہ ولد الٰہی بخش صاحب قوم ڈھلوں جٹ پیشہ مستری عمر ۱۵ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲، ۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔ نقد -/۸۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۶۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ مستری سطیع اللہ مکان ملتی محمد صادق صاحب محلہ دار الصدر غربی ب ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد۔ غلام فرید ولد علم الدین صاحب محلہ دار النصر شرقی ربوہ۔

گواہ شد۔ جلال الدین ولد میاں عبدالستار صاحب مرحوم کشمیری کارکن دفتر نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ ⁂

درخواست دعا

(۱) میرے بڑے بھائی حکیم میاں محمد اشرف صاحب معالج احمد آباد اسٹیٹ (سندھ) حال وارد ربوہ کو دل کی تکلیف شروع ہو گئی ہے۔ دل پر زخم ہو گیا ہے اور بہت کمزور اور نحیف ہو گئے ہیں احباب جماعت کی خدمت میں ان کی کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(میاں محمد یعقوب محلہ دار النصر غربی ربوہ)

(۲) میرے والد ملک مشتاق احمد خاں صاحب سول انجینئر ریٹائرڈ عرصہ چار ماہ سے کراچی میں بعارضہ قلب و جگر بہت بیمار ہیں۔ احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

(ملک سجاد احمد خاں پی۔ای۔سی۔ایچ۔ایس ۲/۶۸/H کراچی)

تقریب رخصتانہ اور دعوت ولیمہ

دخترم عزیزہ امۃ العزیز کا نکاح مورخہ ۲۹ راکتوبر ۱۹۷۲ء کو عزیزم راجہ غفور احمد صاحب اوورسیر دار البرکات ربوہ سے ہوا تھا۔

مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۷۲ء کو عزیزہ کا رخصتانہ ہوا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کی مصروفیات کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے۔ مگر حضور نے فرمایا "میں دعا کروں گا"۔ رخصتانہ میں علاوہ دوسرے احباب کے مولانا عبدالمالک خاں صاحب، محترم قاضی محمد نذیر صاحب۔ اور خواتین مبارکہ میں سے دو نے شمولیت فرمائی اور دعا فرمائی۔ رخصتانہ کے موقعہ پر تلاوت و نظم کے بعد مولانا عبدالمالک خاں صاحب نے مختصر تعارف کرایا اور سب حاضرین سمیت دعا فرمائی۔

مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۷۲ء کو دار البرکات ربوہ میں دعوت ولیمہ ہوئی اور کھانے کے بعد دعا ہوئی۔ احباب جماعت بھی دعا فرما دیں کہ یہ رشتہ دونوں فریق کے لئے بابرکت ثابت ہو۔

(قمر الدین مولوی فاضل۔ ربوہ)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں (مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حج کی اہمیت اور اسکے متعلق ضروری مسائل

حج کی اہمیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"بے شک حج کی اصل غرض روحانی طور پر یہ ہے کہ انسان ہر قسم کے تعلقات کو توڑ کر دل سے خدا کا ہو جائے مگر اس غرض کو پورا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے ایک ظاہری حج بھی رکھ دیا اور صاحب استطاعت لوگوں پر یہ فرض قرار دے دیا کہ وہ اٹھیں اور مکہ مکرمہ میں جائیں اور اس طرح اپنے وطن ... قربانی کا سبق سیکھیں کیونکہ اسلام جسم اور روح دونوں کی اہمیت کو تسلیم کرتا ہے۔ جس طرح دنیا میں ہر ایک انسان کا ایک مادی جسم ہوتا ہے اور اس جسم میں روح ہوتی ہے اسی طرح مذہب اور روحانیت کے بھی جسم ہوتے ہیں جن کو قائم رکھنا ضروری ہوتا ہے مثلاً اسلام نے نماز کی ادائیگی کے لئے بعض خاص حرکات مقرر کی ہوئی ہیں۔ اب اصل غرض تو نماز کی یہ ہے کہ انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت پیدا ہو۔ اس کی صفات کو اپنے ذہن میں لائے اور ان کے مطابق اپنے آپ کو بنانے کی کوشش کرے۔ ان باتوں کا بظاہر ہاتھ باندھنے یا سیدھا کھڑے ہونے یا زمین پر جھک جانے سے کوئی تعلق نظر نہیں آتا مگر چونکہ کوئی روح جسم کے بغیر قائم نہیں رہ سکتی اس لئے جہاں خدا تعالیٰ نے نماز کا حکم دیا وہاں خاص قسم کی حرکات کا بھی حکم دے دیا۔ جن مذاہب نے اس حقیقت کو نہیں سمجھا اور انہوں نے اپنے پیروؤں کے لئے عبادت کرتے وقت جسم کی حرکات کو ضروری قرار نہیں دیا۔ وہ آہستہ آہستہ عبادت سے ہی غافل ہو گئے ہیں اور اگر ان میں کوئی نماز ہوتی بھی ہے تو ایک تمسخر سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم جزو اول صفحہ ...)

حج کس پر فرض ہے

"اگر سفر کرنے کے لئے مال ہو ... راستہ میں کوئی خطرہ نہ ہو، بال بچوں کی نگرانی اور حفاظت کا سامان ہو سکتا ہو تو زندگی میں ایک دفعہ حج کرنے کا حکم ہے۔"

(الازھار لذوات الخمار صفحہ ۶۵)

"اگر عورت ہو تو اس کے ساتھ اس کا خاوند، بیٹا، بھتیجا یا ایسا ہی کوئی اور رشتہ دار محرم جانے والا ہو۔"

(الازھار لذوات الخمار صفحہ ۶۴)

"جو شخص خواہ تنگی مال یا راستہ کی خرابی یا ضعف و بیماری کی وجہ سے حج نہیں کر سکتا وہ نیت رکھتا ہے کہ روک دور ہو

توجہ کروں وہ ایسا ہی ہے گویا اس نے حج کیا۔"

(فائل مسائل دینی دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)

سوال:۔ ایک شخص جس میں شرائط حج نہیں پائے جاتے اور لوگوں سے مانگ مانگ کر روپیہ جمع کرتا ہے کیا ایسا حج اس کے لئے باعث اجر و ثواب ہے۔

جواب:۔ حج ایک فرض عبادت ہے اور اس کی ادائیگی اور اس کے ثواب کے لئے بعض شرطیں ہیں اگر ان شرطوں کا لحاظ نہ رکھا جائے تو نہ حج ادا ہوتا ہے اور نہ ہی اس کا ثواب ملتا ہے۔ مثلاً اگر انسان نے ناجائز طریق سے مال کمایا ہو یا حج پر جاتے ہوئے لوگوں سے لڑتا جھگڑتا گیا ہو تو اس کا حج اس کے لئے کیسے خیر و برکت کا موجب ہوگا۔

اسی طرح اسلام میں ایسے شخص کے لئے سوال حرام ہے جو خود کما سکتا ہو اور استطاعت رکھتا ہو۔ پس جو شخص بغیر کسی ضرورت شرعیہ کے لوگوں سے مانگتا ہے تو وہ ایک ایسے فعل کا مرتکب ہوتا ہے جو شرعاً جائز نہیں۔ پس ایک ناجائز طریق سے جمع کئے ہوئے پیسوں سے جو حج کیا جائے گا وہ کیسے ثواب کا موجب بن سکتا ہے یا اس میں کیا خیر و برکت ہوگی۔

حدیث میں آتا ہے کہ یمن کے بعض لوگ باوجود عدم استطاعت کے حج پر چلے جاتے تھے اور راستہ میں اور مکہ میں لوگوں سے مانگنا شروع کر دیتے تھے۔ ایسے لوگوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی وتزودوا فان خیر الزاد التقویٰ۔ یعنی زاد راہ لے کر حج کے لئے نکلو۔ خوشحالی اور خود کفالتی ہی میں برکت ہے اس کے سوا میں خیر نہیں۔

ہڈیوں کے ڈھانچوں
پر گوشت پوست چڑھانے والی نایاب دوا
پیور الفلفا ٹانک
قیمت ۴/- روپے
استعمال کیجئے۔ یہ ٹانک غذا جزو بدن بنا کر تازہ خون پیدا کرتا۔ تمام اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتا ہے۔
ڈاک خرچ ۵/۵۰
شاہ ہومیوپیتھک اسٹورز اینڈ ہسپتال
رحمت بازار ربوہ

بس کا ایک نہایت اندوہناک حادثہ

چار احمدی شہید ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

یہ خبر نہایت غم اور افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ ۲۹ دسمبر کو جلسہ سالانہ سے واپس جاتے ہوئے چار احمدی بس کے ایک اندوہناک حادثہ میں شہید ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یہ حادثہ گوجرانوالہ سے اڑھائی میل ورے موضع ڈھلکے کے قریب رات کے ساڑھے آٹھ بجے پیش آیا۔ جبکہ ربوہ سے گوجرانوالہ جاتے ہوئے ایک بس ایک پل سے ٹکرا کر راجباہ میں جا گری جس کی وجہ سے چار احمدی شہید ہو گئے اور متعدد شدید زخمی ہوئے جن میں سے بعض کی حالت تشویشناک ہے۔

شہید ہونے والوں میں محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ حاجی چوہدری محمد شریف صاحب آف گوجرانوالہ، محترمہ بشریٰ بیگم بنت حاجی چوہدری محمد شریف صاحب۔ مکرم سلیم احمد صاحب آف قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ اور مکرم محمد اسحاق صاحب ہاشمی آف ڈسکہ ضلع سیالکوٹ شامل ہیں۔

۳۱ دسمبر کو شہید ہونے والوں میں سے تین کے جنازے ربوہ لائے گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ملالت طبع کے باعث محترم مولانا ابوالعطاء صاحب کو نماز جنازہ پڑھانے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ محترم مولانا صاحب موصوف نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں کثرت کے ساتھ احباب جماعت شامل ہوئے۔ نماز جنازہ کے بعد محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری محمد شریف صاحب آف گوجرانوالہ کا تابوت بوجہ موصیہ ہونے کے مقبرہ بہشتی ربوہ میں دفن کیا گیا۔ اور محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ (بنت چوہدری محمد شریف صاحب) اور مکرم محمد اسحاق صاحب ہاشمی کے تابوتوں کو قبرستان عام کے قطعہ خاص میں دفن کیا گیا۔ مکرم سلیم احمد صاحب مرحوم کے جنازہ کی تدفین قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ میں عمل میں آئی۔

ادارہ الفضل اس حادثہ میں شہید ہونے والے مرحومین کے جملہ لواحقین اور اعزہ و اقارب سے گہری ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ناگہانی حادثہ میں شہید ہونے والوں کی مغفرت فرمائے، انہیں بلند درجات دے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کے ساتھ اس اندوہناک حادثہ کو برداشت کرنے اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محترم ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی سابق صدر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی سابق صدر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ یکم جنوری ۱۹۷۲ء کو شام کے چار بجے محبوب حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نے ۸۲ سال عمر پائی۔ مرحوم بہت نیک، مخلص اور مخیر بزرگ تھے۔ سلسلہ کی مختلف مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ دارالرحمت وسطی کے صدر کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ نے لمبے عرصہ تک خدمت بجا لانے کی توفیق بخشی۔ آپ ہی کی مساعی سے محلہ میں پختہ مسجد تعمیر ہوئی۔ ریٹائرڈ ہونے سے پہلے لمبے عرصہ تک محکمہ ریلوے میں ملازم رہے۔ بعد ازاں لمبے عرصے تک صدر انجمن احمدیہ میں آنریری خدمت بجا لاتے رہے۔ حضور کے ارشاد پر ۳ جنوری کو بعد نماز ظہر آپ کی نماز جنازہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے پڑھائی جس کے بعد مقبرہ بہشتی ربوہ میں بوجہ موصی ہونے کے تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ملک صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں بلند درجات عطا کرے۔ اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ ۷ جنوری کو کھلے گا

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ موسم سرما کی تعطیلات کے بعد ۷ جنوری بروز سوموار صبح ساڑھے آٹھ بجے کھلے گا۔ سب اساتذہ اور طلباء باقاعدہ حاضر ہوں۔

ہیڈ ماسٹر

اعلان تعطیل

۵ جنوری بروز بدھ دفتر الفضل میں عید الاضحیہ کی تعطیل ہوگی لہٰذا ۶ جنوری کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔

(مینیجر)